اصلاح و تربیت

~~~~~~ مرتبہ ~~~~~~

مولانا عبدالغفور عباسی مدنیؒ کے ــــ مولانا عبدالرشید صاحب ابن خواجہ محمد نور بخش
پھلن شریف، خلیفۂ مجاز حضرت صاحبِ ملفوظات

ملفوظات

(قسط ۲)

مرشدِ کامل | فرمایا: مرشدِ کامل وہ ہے جو شریعت پر لگائے۔ ہمارے جوہرِ ایمان کو شیطان لوٹ رہا ہے، لیکن ہمیں اس کا خیال نہیں۔

حصن حصین میں روایت ہے الشیطٰن جاثمٌ علیٰ قلب ابن آدم اذا ذکر اللّٰہ خنس واذا غفل وسوس۔ شیطان اپنی چونچ ابن آدم کے قلب پر لگائے ہوئے ہے۔ جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو دور ہو جاتا ہے۔ جب غافل ہوتا ہے تو دل میں وساوس ڈالتا ہے۔

ذکرِ الٰہی سے قلب کا تصفیہ ہوگا، اس سے شوق و ذوق پیدا ہوگا، خود بخود منہیات سے بچے گا، اور ماموراتِ شرعیہ پر عامل ہوگا

حیاتِ مستعار کی قدر کرو۔ | فرمایا: یہ دنیا فانی ہے، حیاتِ مستعار ہے، چند لحظات ہے، اسکی قدر کرو ــــ ایک حقوق اللہ فی الاوقات ہیں جیسے صلوٰۃ جو مقررہ وقت پہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے، اور صوم اور زکوٰۃ اور حج یہ سب عبادات اپنے اپنے اوقات پہ ادا ہوں گی ــــ دوسرا حق الوقت ہے، وقت کا حق ہوتا ہے۔ یہ اگر گزر گیا تو پھر اس کا عود آنا ناممکن ہے۔

ہمارے حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

نماز را بحقیقت قضا بود نکن ــــ نماز صحبتِ یار را قضا نخواہد بود

صالحین کی صحبت میں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اگر وقت گزر گیا یہ شکر کے لائق ہے، اور اگر (خدانخواستہ) وقت معصیت میں گزر گیا تو اس کا حق یہ ہے کہ توبہ کرو۔ وقت کی قدر کرو، گزرا ہوا وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا، توبہ کر لو ــــ الوقت سیف ان لم تقطع او یقطعک۔ یعنی یہ وقت
~~~~~~

تلوار کی مانند ہے یا وہ تجھے کاٹے گا یا تو اس کو کاٹے گا۔

اس وقت کو غنیمت سمجھو، تمام گناہوں سے پختہ توبہ کرو، صرف زبان سے نہ ہو بلکہ تمام اعضاء کو شریعت کا پابند کرنا ہے، آج ہم زبان سے توبہ کرتے ہیں، اور چغلی بھی کرتے ہیں، جھوٹ بھی بولتے ہیں، اور حرام بھی اڑاتے ہیں، تھیٹر اور سینما بھی دیکھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہمارا پیر کامل ہے، یہ کیسی توبہ ہے، پیر کامل سے کونسا فائدہ حاصل کیا۔

سبحہ در کف توبہ بر لب دل پُراز ذوق گناہ
معصیت را خندہ می آید بر استغفار ما

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں استغفارنا یحتاج الی الاستغفار و توبتنا تحتاج الی التوبہ۔ ہماری توبہ توبہ کی محتاج ہے، اور ہماری استغفار استغفار کی محتاج ہے۔ ایسی توبہ سے بھی توبہ کرنی چاہئے۔

اصرار علی الکبیرہ کفر تک پہنچاتا ہے، آج ہم کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی راحتیں دی ہیں ہمیں اس داڑھی کی سنت پر سختی سے عمل کرنا چاہئے، اس متروکہ سنت کو زندہ کرنا چاہئے۔ یہ سنت آجکل بالکل مرچکی ہے۔ اس کے زندہ کرنے سے سو شہیدوں کا اجر ملے گا۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غزوات میں جاتے تھے، درختوں کے پتے کھاتے تھے، تکلیفیں اٹھاتے، تب انہیں شہادت کا درجہ ملتا تھا، اب داڑھی کی سنت کو زندہ کرنے سے گھر بیٹھے سو شہید کا اجر مل جائے گا، اس سے بڑی نعمت اور کونسی ہے۔

صحبت کا اثر اور توکل | فرمایا: کیمیا گر کی صحبت میں بیٹھو گے تو کیمیا گری کا شوق پیدا ہوگا، دنیا داروں کی صحبت میں دنیا کی محبت پیدا ہوگی، اگر صاحب دل، متقی دیندار کی صحبت میں بیٹھو گے تو دین، زہد اور تقویٰ کا شوق پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ (التوبۃ۔ آیت۔ ۱۱۹) ترجمہ: "اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو"

سچوں کی صحبت میں بیٹھو، ان کی صحبت میں بیٹھنے سے سچے ہو گے۔ القلب یاخذ من القلب۔ دنیا کیا چیز ہے؟ دنیا وسخ ہے، میل کچیل ہے۔ انسان کو میلا کرتی ہے، اپنے رب سے غافل کرتی ہے۔ حضرت شاہ غلام علی محدث دہلوی کو تیس ہزار روپے پیش کئے گئے، آپ نے واپس کر دئے، عرض کیا گیا، کہ حضرت لنگر میں داخل کرلیں فقراء کھائیں گے، آپ

نے فرمایا نہیں۔ یہ تو ان کے لئے زہرِ قاتل ہے۔ میں نے ان کو توکل کا سبق سکھانا ہے، ہمارے حضرات تو توکل کا سبق سکھا گئے ہیں۔

حضرت شاہ احمد سعید صاحبؒ جب مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو سو افراد کنبہ کے آپ کے ساتھ تھے اور مسکینی حالت تھی۔ حرم کے شیخ نے حکومت سے گینیاں مقرر کرنے کے لئے کہا۔ آپ نے فرمایا کہ روزہ دار کے اگر افطار میں صرف پانچ منٹ باقی ہوں تو کیا اس کا روزہ توڑایا جائے گا۔ میں نے سلاطین اور امراء کے مشکوک مال سے بچنے کا روزہ رکھا ہے۔

ان کے چھوٹے بھائی شاہ عبدالغنیؒ نے فرمایا کہ آپ ہر جگہ توکل دکھاتے ہو، آپ تو متوکل علی اللہ ہیں، پیسوں کو بچے کے لئے چھوڑ دیں، آپ نے جواب میں فرمایا: خلّهم على الله۔ ان کو بھی اللہ پر چھوڑ دو۔ کتنا بڑا توکل تھا، استقامت تھی، اس سے شاہ احمد سعیدؒ اور شاہ عبدالغنیؒ کے مقامات کا موازنہ ہوتا ہے۔

حضرت شاہ محمد مظہر صاحبؒ فرماتے ہیں: کہ شاہ احمد سعید صاحبؒ ایک دن مدینہ منورہ میں روضۂ اقدس کی جالی مبارک کے پاس حاضر تھے، ایک شخص لمبے قد کا آیا اور ایک تھیلی گینیوں کی لاکر سامنے رکھ کر چلا گیا، حضرت محمد مظہر صاحبؒ نے دریافت کیا۔ حضرت یہ کون تھا۔ آپ نے فرمایا: یَا مَظْهَرُ الاسرار لا تظهر۔ راز کو ظاہر نہیں کیا جاتا ؎

ہر کہ کارِ او برائے حق بود کار او پیوستہ با رونق بود

من کان لله کان الله لهٗ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے، توکل بڑی چیز ہے۔

دنیا میں مشغول رہنا | فرمایا: الدنيا حلوة خضرة۔ دیکھنے میں دنیا خوبصورت اور میٹھی معلوم ہوتی ہے، لیکن حقیقت میں مضر ہے۔ یہ دنیا سانپ کیطرح ڈنگ لگاتی ہے۔

حضرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکرا ذبح کرایا، فرمایا گوشت تقسیم کر دو۔ تقسیم کیا گیا، فرمایا: کچھ باقی ہے۔؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضرت سب تقسیم ہو گیا ہے۔ صرف ایک ران باقی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارا گوشت باقی ہے لیکن ران باقی نہیں۔ جو اللہ کی راہ میں خرچ ہوا ہے وہ باقی ہے ــ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ط (النحل۔ آیت ۹۶) ترجمہ "جو تمہارے پاس ہے ختم ہو جائے اور جو اللہ کے پاس ہے کبھی ختم نہ ہو گا۔"

آج کل ہم دن رات بنگلے بنانے اور دنیا جمع کرنے میں لگے ہوئے ہیں، ایسا سمجھ رکھا

ہے کہ دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے۔

گھروں میں ریڈیو رکھے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ہم خبریں سنتے ہیں۔ آپ باہر جاتے ہیں تو گھر میں عورتیں گانے سنتی ہیں جن سے ان کے خیالات فاسد ہوتے ہیں۔ نماز کا خیال نہیں، ادھر مسجد میں نماز پڑھی جارہی ہو تو ہم ادھر بیٹھے خبریں سنتے رہتے ہیں ـــ تو یہ ملہی یعنی غافل کرنے والا ہے اللہ سے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ (لقمان آیت۔۶) ترجمہ: اور بعض ایسے آدمی ہیں جو کھیل کی باتوں کے خریدار ہیں، تاکہ بن سمجھے اللہ کی راہ سے بہکائیں۔" ـــ ریڈیو پر جو گانے سنتے ہیں وہ حرام ہیں۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے سنن ابوداؤد میں روایت ہے، فرماتے ہیں کنت مع ابن عمرؓ۔ کہ ایک دن حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ تھا۔ فسمع صوت المزمار۔ حضرت ابن عمرؓ نے بانسری کی آواز کو سنا۔ وَنَاىٰ عَنِ الطَّرِيْقِ۔ آپ راستہ سے ہٹ گئے۔ فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ۔ تو اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں دے لیں۔ وَقَالَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا۔ اور کہا نافع کیا تو (بانسری کی) آواز اب بھی سنتا ہے، جب نافع نے کہا کہ اب کچھ نہیں سنتا تو انہوں نے اپنے کانوں سے انگلیاں نکال لیں۔ اور فرمایا: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ کہ میں حضرت رسول کریمؐ کے ساتھ تھا۔ فَسَمِعَ مِثْلَ هٰذَا ...... پس آپ نے بھی ایسی آواز سنی اور ایسا ہی کیا۔

شرک اور بدعت سے بچو | فرمایا: جس سے شرک و بدعت کی بو بھی آتی ہو اس سے بچو، میرا کام کہنا ہے، مانو یا نہ مانو، اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا: سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ۔ (البقرہ۔آیت۔۶) ان کے لئے برابر ہے ڈرانا یا نہ ڈرانا۔ نہ کہ آپ کے لئے۔ آپ کو تو ہر حال میں اجر ملے گا۔

شیطان کی چالوں سے کسی وقت غافل نہ ہونا چاہیئے | فرمایا: شیطان سے کسی حال میں غافل نہ ہونا چاہیئے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ وہ ہستی تھیں کہ شیطان نے کئی برس ان کی جوتیاں اٹھائیں، اور لوٹا بھرتا رہا، اس خیال سے کہ کبھی موقعہ پاکر شیخ کو شکست دوں گا۔ اور زلّت قدم کروں گا، لیکن وہ مستقل مزاج تھے۔ جب شیطان مایوس ہوا کوئی موقع نہ ملا تو اجازت مانگی اور کہا اے جنید آپ بڑے شیخ ہیں، آپ جیسا مجھے کوئی شیخ نظر نہیں آتا۔ حضرت جنیدؒ نے فرمایا اِخْسَأْ يَا لَعِيْنُ۔ (اے لعین دور ہٹ جا) ان الفاظ سے تو مجھے دھوکا دیتا ہے۔ شیطان

نے کہا کہ آپ نے مجھے پہچان لیا ہے۔ فرمایا: من اوّل یوم۔ میں نے تو تجھے پہلے ہی دن سے پہچان لیا تھا۔

ایک دن سلطان عالمگیر نے اپنے شیخ کی سواری کا لگام تھاما۔ ایک درویش کے دل میں خیال آیا کہ آج ہمارے شیخ خوش ہوں گے کہ عالم گیر جیسا لگام تھامے ہوئے ہیں۔ شیخ نے فوراً فرمایا درویش اپنے آپ کو سنبھالو، یہ تو ایک عالم گیر ہے اگر سو عالم گیر ہوں تو بھی فقیر کے دل میں خیال نہیں آئے گا ـــــ شیطان ہر موقعہ پر انسان کو دھوکہ میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیئے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی موت کا وقت قریب تھا شیطان آیا اور کہا قد نجوت یا سفیان قد نجوت۔ (آپ تحقیق نجات پاگئے یا سفیان آپ تحقیق نجات پاگئے) آپ نے فرمایا الآن لا، الآن لا۔ ابھی نہیں، ابھی نہیں۔

جب تک جان قالب میں ہے، شیطان سے نجات کیسے ہوسکتی ہے۔

علمائے کرام کو مسلمانوں کے اتحاد واتفاق کی کوشش کرنی چاہیئے | فرمایا: آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ علماء میں تکفیر کے فتوے چل رہے ہیں۔ دیوبندی اور بریلویت پر جھگڑے فساد شروع ہوگئے ہیں۔ اس سے امت ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی ہے۔ علماء کرام کا کام ہے کہ امت کو آپس میں ملائیں، ان کو اللہ تعالیٰ سے بھی ملائیں، خانہ جنگی ختم کردیں۔ ہماری بے اتفاقی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو کتنی تکلیف پہنچتی ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو چاہتے ہیں علماء کرام لوگوں کو آپس میں ملانے کی کوشش کریں، امت کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچائیں۔ فرقہ بازی میں ذاتی اغراض آجاتی ہیں، جس سے دین کو خطرہ ہے، شرک کے اقسام میں سے اغراض بھی ایک قسم کا شرک ہے۔

پہلے حضرات ائمہ رحمۃ اللہ علیہم میں بھی اختلاف تھا، لیکن ایک دوسرے کی تکفیر نہ کرتے تھے۔ ان میں تعصب نہ تھا، تعصب سے فتنے شروع ہوتے ہیں۔ دیکھیئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حجاج ابن یوسف کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، کسی نے اس بات پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں فتنہ سے ڈرتا ہوں، اگرچہ میں نماز کے بعد اعادہ کرتا ہوں۔ لیکن امت جو ایک جسم کی مانند ہے، ان کے اعصاب کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا نہیں چاہتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں صحابہؓ نے کہا۔ ھل لک فی امیر المعاویہ انہ یوتر بواحدۃ۔ (امیر معاویہؓ ایک وتر پڑھتے ہیں، ان کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں۔ قال دعہ

فانہ فقیہ وصحابی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ فرمایا ان کو چھوڑ دو۔ وہ فقیہہ ہیں اور صحابی ہیں حضرات صحابہ کرامؓ تو اتنے انصاف والے تھے۔ ذاتہ مؤمن من حیث انہ مومن کو کافر کہنا جائز نہیں۔

حضرت امام شافعیؒ جب کوفہ میں تشریف لے جاتے تو نماز میں آمین بالجہر نہ فرماتے اور فاتحہ بھی خلف امام نہ پڑھتے، فرماتے کہ مجھے صاحب قبر حضرت امام ابوحنیفہؒ سے شرم آتی ہے (کہ ان کے فتوے پر عمل نہ کروں)

میرا مطلب بات کرنے کا یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتیں لے کر فتنے نہ کھڑے کئے جائیں۔ تشدد سے کام نہ لیا جائے۔ حضرت رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم اکثر دعا میں فرماتے: اللّٰھم ارزقنا حیٰوۃ الجمع وجنّبنا موت التفرقۃ۔ اے اللّٰہ ہمیں اتفاق کی حیاتی نصیب فرما اور تفرقہ کی موت سے بچا۔

معلوم ہوا کہ اتفاق میں زندگی ہے، اور تفرقہ میں موت ہے، آج عالم عالم کے ساتھ اور پیر پیر کے ساتھ عداوت رکھتا ہے۔ مسلمانو اتفاق پیدا کرو۔

زاتفاق مگس شہد میشود پیدا خدا چہ لذت شیریں در اتفاق نہاد

بزرگ کی صحبت میں رہ کر کیا سیکھا فرمایا: حضرت حاتم اصمؒ حضرت شفیق بلخیؒ کی صحبت میں تیس ۳۰ سال رہے، ایک دن حضرت شیخ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم نے اتنی مدت میری صحبت میں گزاری ہے، بتاؤ کیا سیکھے ہو، جواب دیا آٹھ مسئلے۔ شیخؒ نے ناراض ہو کر کہا کہ تیس سال اور صرف آٹھ مسئلے، پھر فرمایا اچھا بتاؤ وہ کون سے مسئلے ہیں ـــــ (ان میں سے تین مسئلے یہ ہیں۔)

۱۔ میں نے دیکھا کہ کسی کو مال سے محبت ہے۔ کوئی تجارت کا دلدادہ ہے کسی کو شکار پیارا ہے، کوئی اولاد سے محبت کرتا ہے، پھر میں نے دیکھا کہ جب وہ مر جاتے ہیں تو سب چیزیں پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ اس لئے میں نے اعمال صالحہ اور اخلاق فاضلہ سے محبت رکھی کیونکہ یہ چیزیں قبر میں ساتھ جائیں گی۔ یہ بصیرت مجھے آپ کی جوتیاں اٹھانے کی برکت سے حاصل ہوئی۔ حضرت شیخؒ نے مبارکباد دی اور بڑے خوش ہوئے۔

۲۔ میں دیکھتا ہوں کہ کسی کو عقل پر اعتماد ہے، کسی کو زمین پر بھروسہ ہے، کسی کو زراعت پر میں نے غور کیا کہ لوگ، اور یہ سب چیزیں مخلوق ہیں، تو مخلوق کا مخلوق پر کیسے اعتماد ہو سکتا ہے، تو میں نے

سب کے خالق اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ (الطلاق۔ آیت ۳)
حضرت شیخؒ نے فرمایا: مبارک ہو۔

۲۔ میں نے دیکھا کہ ایک عالم کو دوسرے عالم کے ساتھ ایک پیر کو دوسرے پیر کے ساتھ، ایک تاجر کو دوسرے تاجر کے ساتھ بغض ہوتا ہے۔ (الا ماشاء اللہ) میں سوچ کر اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ حسد کے باعث ہے، اور میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ (زخرف۔ آیت ۳۲) ترجمہ: ان کی روزی تو ہم نے ان کے درمیان دنیا کی زندگی میں تقسیم کی ہے۔)

پھر اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر جو حسد کرے گویا اسکو اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اعتراض ہے، جو اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اعتراض کرے اس کا ایمان نہیں، میں نے حسد کرنا چھوڑ دیا۔

آپ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہو۔ آپس میں اتفاق کے ساتھ رہو، ہمارے اختلاف سے غیر اقوام فائدہ حاصل کر رہی ہیں۔ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں، ہمیں تنگ دل نہیں ہونا چاہیئے، دل کے ظرف کو وسیع رکھنا چاہیئے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے مراقبہ میں دیکھا کہ دنیا و مافیہا کی تمام چیزیں اس قلب کے ایک گوشہ میں پڑی ہیں۔ دیکھئے قلب میں کتنی وسعت ہے۔

فرمایا: میں ہیچ چیز نہیں ہوں، میں دعوت الی اللہ دے رہا ہوں ؎

گرچہ من ناپاک ہستم دل بہ پاکاں بستہ ام
در بہارستانِ عالم رشتۂ گلدستہ ام

مرقات شرح مشکوٰۃ (عربی) از حضرت ملا علی قاریؒ کی دس جلدیں ہمارے ہاں طبع ہو چکی ہیں۔ گیارہویں جلد (آخری جلد) زیر طبع ہے۔ طباعت عمدہ جدید ٹائپ، کاغذ امی ٹیشن آرٹ ہدیہ فی جلد غیر مجلد -/۲۲ روپے، پورے سیٹ کے خریدار کو ۱۲½ فیصد رعایت دی جائے گی۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا

مکتبہ امدادیہ۔ ٹی بی ہسپتال روڈ ۔ ملتان ۔ پاکستان